

وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۝

یقیناً وہ (اللہ بھی) عنقریب رضامند ہو جائے گا۔ (۲۱) (۱)

سورہ ضحیٰ کی ہے اور اس میں گیارہ آیتیں ہیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالضُّحَىٰ ۝

قسم ہے چاشت کے وقت کی۔ (۲)

وَأَيُّهَا إِذَا سَجَىٰ ۝

اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔ (۳)

نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ وہ بیزار ہو گیا ہے۔ (۳)

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۝

یقیناً تیرے لیے انجام آغاز سے بہتر ہو گا۔ (۵)

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۝

تجھے تیرا رب بہت جلد (انعام) دے گا اور تو راضی (و خوش) ہو جائے گا۔ (۵)

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝

(۱) یا وہ راضی ہو جائے گا، یعنی جو شخص ان صفات کا حامل ہو گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کی نعمتیں اور عزت و شرف عطا فرمائے گا، جس سے وہ راضی ہو جائے گا۔ اکثر مفسرین نے کہا ہے بلکہ بعض نے اجماع تک نقل کیا ہے کہ یہ آیات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ تاہم معنی و مفہوم کے اعتبار سے یہ عام ہیں، جو بھی ان صفات عالیہ سے متصف ہو گا وہ بارگاہ الہی میں ان کا مصداق قرار پائے گا۔

☆ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے دو تین راتیں آپ نے قیام نہیں فرمایا، ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی۔ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) معلوم ہوتا ہے کہ تیرے شیطان نے تجھے چھوڑ دیا ہے، دو تین راتوں سے میں دیکھ رہی ہوں کہ وہ تیرے قریب نہیں آیا۔ جس پر اللہ نے یہ سورت نازل فرمائی۔ (صحیح البخاری) تفسیر سورۃ الضحیٰ، یہ عورت ابولسب کی بیوی ام جمیل تھی۔ (فتح الباری)

(۲) چاشت (ضحیٰ) اس وقت کو کہتے ہیں، جب سورج بلند ہوتا ہے۔ یہاں مراد پورا دن ہے۔

(۳) سَجَىٰ کے معنی ہیں سَکَنَ، جب ساکن ہو جائے، یعنی جب اندھیرا کھل چھا جائے، کیونکہ اس وقت ہر چیز ساکن ہو جاتی ہے۔

(۴) جیسا کہ کافر سمجھ رہے ہیں۔

(۵) یا آخرت دنیا سے بہتر ہے۔ دونوں مفہوم معانی کے اعتبار سے صحیح ہیں۔

(۶) اس سے دنیا کی فتوحات اور آخرت کا اجر و ثواب مراد ہے۔ اس میں وہ حق شفاعت بھی داخل ہے جو آپ ﷺ کو

- کیا اس نے تجھے یتیم پا کر جگہ نہیں دی؟^(۱) (۶)
 اور تجھے راہ بھولا پا کر ہدایت نہیں دی۔^(۲) (۷)
 اور تجھے نادار پا کر تو نگر نہیں بنا دیا؟^(۳) (۸)
 پس یتیم پر تو بھی سختی نہ کیا کر۔^(۴) (۹)
 اور نہ سوال کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ۔^(۵) (۱۰)
 اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرتا رہ۔^(۶) (۱۱)

- الَّذِي يَتِيمًا فَادَى ۝
 وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى ۝
 وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَى ۝
 فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَغْمُرْ ۝
 وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝
 وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

سورۃ الم نشرح کی ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان
 نہایت رحم والا ہے۔

کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا۔^(۷) (۱)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

الَّذِي نَشْرَعُ لَكَ صَدْرَكَ ۝

اپنی امت کے گناہ گاروں کے لیے ملے گا۔

(۱) یعنی باپ کے سہارے سے بھی تو محروم تھا، ہم نے تیری دست گیری اور چارہ سازی کی۔

(۲) یعنی تجھے دین شریعت اور ایمان کا پتہ نہیں تھا، ہم نے تجھے راہ یاب کیا، نبوت سے نوازا اور کتاب نازل کی، ورنہ اس سے قبل تو ہدایت کے لیے سرگرداں تھا۔

(۳) تو نگر کا مطلب ہے، اپنے سوا تجھ کو ہر ایک سے بے نیاز کر دیا، پس تو فقر میں صابر اور غنا میں شاکر رہا۔ جیسے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ ”تو نگری، ساز و سامان کی کثرت کا نام نہیں ہے، اصل تو نگری دل کی تو نگری ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب لیس الغنی عن کثرة العوض)

(۴) بلکہ اس کے ساتھ نرمی و احسان کا معاملہ کر۔

(۵) یعنی اس سے سختی اور تکبر نہ کر، نہ درشت اور تلخ لہجہ اختیار کر۔ بلکہ جواب بھی دینا ہو تو پیار اور محبت سے دو۔

(۶) یعنی اللہ نے تجھ پر جو احسانات کیے ہیں، مثلاً ہدایت اور رسالت و نبوت سے نوازا، یتیمی کے باوجود تیری کفالت و سرپرستی کا انتظام کیا، تجھے قناعت و تو نگری عطا کی وغیرہ۔ انہیں جذبات تشکر و ممنونیت کے ساتھ بیان کرتا رہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے انعامات کا تذکرہ اور ان کا اظہار اللہ کو پسند ہے لیکن تکبر اور فخر کے طور پر نہیں بلکہ اللہ کے فضل و کرم اور اس کے احسان سے زیر بار ہوتے ہوئے اور اس کی قدرت و طاقت سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں وہ ہمیں ان نعمتوں سے محروم نہ کر دے۔

(۷) گزشتہ سورت میں تین انعامات کا ذکر تھا، اس سورت میں مزید تین احسانات جملائے جا رہے ہیں۔ سینہ کھول دینا،